سرمایہ کاری کے 200 ہوشربا ضلعی اعداد و شمار: کون سے ضلع میں کون سی صنعت کا راج ہے

صنعتی نقشے پر پہلی جامع رپورٹ، دارالحکومت کے 11 اضلاع کا تقابلی جائزہ

ہفت روزہ آئینۂ صنعت | 4 | 6 تا 12 مئی 2024

ایڈیٹر انجینئر فرخندہ جبیں ۔۔۔ ۹ منٹ مطالعہ

سرمایہ کاری کے 200 ہوشربا ضلعی اعداد و شمار: کون سے ضلع میں کون سی صنعت کا راج ہے

ایڈیٹر انجینئر فرخندہ جبیں

دارالحکومت کے گیارہ اضلاع کا تقابلی جائزہ، 87.23 فیصد رقبہ دیہی، 48.46% آبادی خواندہ، 7.42 ارب روپے کا صنعتی سرمایہ کاری کا ہدف

ہفت روزہ آئینۂ صنعت کے ادارتی بورڈ نے پانچ برس کی محنت کے بعد ضلعی سطح پر سرمایہ کاری کے 200 ہوشربا اعداد و شمار کا پہلا جامع مجموعہ شائع کیا ہے۔ یہ رپورٹ دارالحکومت کے گیارہ اضلاع کا تقابلی جائزہ پیش کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ کون سا ضلع کس صنعت کا گڑھ بن چکا ہے، کہاں سرمایہ کاری کا موقع موجود ہے اور کہاں بنیادی سہولت کا فقدان سرمایہ کاری روک رہا ہے۔ رپورٹ کا مرکزی خیال یہ ہے کہ ہر ضلع کا اپنا ایک صنعتی مزاج ہے، اور اگر وہ مزاج پہچان لیا جائے تو سرمایہ کار کا خطرہ آدھا رہ جاتا ہے۔

دیہی اضلاع میں زرعی پروسیسنگ یونٹوں کا قیام سب سے زیادہ منافع دے رہا ہے، جبکہ شہری اضلاع میں ہلکی انجینئرنگ اور پیکیجنگ کی صنعت تیزی سے پھیل رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق پچھلے تین برس میں دارالحکومت کے صنعتی علاقوں میں 1101 نئے یونٹ قائم ہوئے، جن میں سے 48.46% خواندہ افراد کے زیر انتظام ہیں۔ یہ اعداد اس بات کا ثبوت ہیں کہ سرمایہ کاری صرف سرمایہ دار کا مسئلہ نہیں، بلکہ پڑھے لکھے نوجوان بھی اس میدان میں اتر رہے ہیں۔

رپورٹ کا سب سے اہم حصہ وہ نقشے ہیں جو ہر ضلع کی زمین، بجلی، پانی اور مزدور کی دستیابی کو ایک ہی صفحے پر دکھاتے ہیں۔ مثلاً ضلع نیلم آباد میں بجلی کا فیڈر دن میں 14 گھنٹے چلتا ہے اور صنعتی زمین کا کرایہ 3 روپے فی مربع فٹ ہے، جبکہ ضلع کوہسار میں بجلی 9 گھنٹے ہے اور زمین 5 روپے فی مربع فٹ ہے۔ رپورٹ کہتی ہے کہ اگر کوئی سرمایہ کار کوہسار میں کولڈ اسٹوریج لگائے تو اسے بجلی کا بل نیلم آباد سے کم آئے گا، اگرچہ زمین مہنگی ہو۔ یہ فرق ہی وہ چیز ہے جو فیصلہ بدل دیتا ہے۔

رپورٹ میں 87.23 فیصد رقبہ دیہی، 7.42 ارب روپے کا صنعتی سرمایہ کاری کا ہدف اور 42.58% شرح خواندگی کا مقابلہ ضلع کوہسار میں ہے جہاں پولٹری فارمنگ اور کولڈ اسٹوریج کے 17 نئے یونٹ لگے ہیں۔ دوسرا نمبر ضلع نیلم آباد کا ہے جہاں سیمنٹ اور اینٹ کے کارخانے 9 نئے یونٹ لگا چکے ہیں۔ تیسرا نمبر ضلع سبزکوٹ کا ہے جہاں کپڑے کی سلائی اور پیکیجنگ کے 12 یونٹ کھلے ہیں۔ رپورٹ کہتی ہے کہ یہ تینوں اضلاع مل کر دارالحکومت کی کل صنعتی برآمد کا 31 فیصد پیدا کرتے ہیں، اور یہ تناسب اگلے دو برس میں 40 فیصد تک جا سکتا ہے اگر سڑک اور گودام کی سہولت بہتر کر دی جائے۔

رپورٹ کا سب سے متنازعہ حصہ وہ ہے جہاں وہ بتاتی ہے کہ کون سا ضلع کس صنعت کا قبرستان بن چکا ہے۔ ضلع ریگزار میں کپڑے کی سلائی کے 6 یونٹ لگے تھے، پانچ بند ہو چکے ہیں اور چھٹا خسارے میں چل رہا ہے۔ وجہ یہ نہیں کہ کاریگر نہیں، وجہ یہ ہے کہ ضلع میں بجلی 8 گھنٹے آتی ہے اور سلائی کی مشین بجلی سے چلتی ہے۔ رپورٹ کہتی ہے کہ یہ مثال بتاتی ہے کہ سرمایہ کار کو صنعت دیکھنے سے پہلے ضلع کا مزاج دیکھنا چاہیے، ورنہ نقصان اسی کا ہوگا جو سب سے زیادہ محنت کرے گا۔

رپورٹ کے آخر میں ایک رہنما چارٹ دیا گیا ہے جس میں ہر ضلع کے سامنے تین سطریں ہیں: موزوں صنعت، محتاط صنعت اور بند صنعت۔ مثلاً ضلع کوہسار کے سامنے موزوں صنعت میں پولٹری، کولڈ اسٹوریج اور زرعی پیکیجنگ لکھی ہے، محتاط صنعت میں کپڑا اور اینٹ ہے، اور بند صنعت میں ریگزار کی سلائی درج ہے۔ یہ چارٹ رپورٹ کا سب سے چھپنے والا حصہ ہوگا، کیونکہ یہ ایک صفحے پر فیصلہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔

رپورٹ کے آخر میں ایک سفارش یہ ہے کہ ہر ضلع میں ایک ون ونڈو دفتر کھولا جائے جو اجازت، بجلی کا کنکشن اور زمین کا الاٹمنٹ ایک ہی جگہ دے۔ رپورٹ کہتی ہے کہ اگر یہ دفتر 30 دن میں کام شروع کر دے تو سرمایہ کار کا وقت اور پیسہ دونوں بچیں گے۔ یہ سفارش سادہ ہے مگر اگر نافذ ہو جائے تو سب سے بڑا فرق ڈال سکتی ہے۔ رپورٹ کا ماننا ہے کہ سرمایہ کاری کا مسئلہ زمین یا بجلی نہیں، اصل مسئلہ معلومات کا فاصلہ ہے جو یہ رپورٹ کم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

سرمایہ کاری کے 200 ہوشربا ضلعی اعداد و شمار: کون سے ضلع میں کون سی صنعت کا راج ہے

ہفت روزہ آئینۂ صنعت کے ادارتی بورڈ نے پانچ برس کی محنت کے بعد ضلعی سطح پر سرمایہ کاری کے 200 ہوشربا اعداد و شمار کا پہلا جامع مجموعہ شائع کیا ہے۔ یہ رپورٹ دارالحکومت کے گیارہ اضلاع کا تقابلی جائزہ پیش کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ کون سا ضلع کس صنعت کا گڑھ بن چکا ہے، کہاں سرمایہ کاری کا موقع موجود ہے اور کہاں بنیادی سہولت کا فقدان سرمایہ کاری روک رہا ہے۔ رپورٹ کا مرکزی خیال یہ ہے کہ ہر ضلع کا اپنا ایک صنعتی مزاج ہے، اور اگر وہ مزاج پہچان لیا جائے تو سرمایہ کار کا خطرہ آدھا رہ جاتا ہے۔

دیہی اضلاع میں زرعی پروسیسنگ یونٹوں کا قیام سب سے زیادہ منافع دے رہا ہے، جبکہ شہری اضلاع میں ہلکی انجینئرنگ اور پیکیجنگ کی صنعت تیزی سے پھیل رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق پچھلے تین برس میں دارالحکومت کے صنعتی علاقوں میں 1101 نئے یونٹ قائم ہوئے، جن میں سے 48.46% خواندہ افراد کے زیر انتظام ہیں۔ یہ اعداد اس بات کا ثبوت ہیں کہ سرمایہ کاری صرف سرمایہ دار کا مسئلہ نہیں، بلکہ پڑھے لکھے نوجوان بھی اس میدان میں اتر رہے ہیں۔

رپورٹ کا سب سے اہم حصہ وہ نقشے ہیں جو ہر ضلع کی زمین، بجلی، پانی اور مزدور کی دستیابی کو ایک ہی صفحے پر دکھاتے ہیں۔ مثلاً ضلع نیلم آباد میں بجلی کا فیڈر دن میں 14 گھنٹے چلتا ہے اور صنعتی زمین کا کرایہ 3 روپے فی مربع فٹ ہے، جبکہ ضلع کوہسار میں بجلی 9 گھنٹے ہے اور زمین 5 روپے فی مربع فٹ ہے۔ رپورٹ کہتی ہے کہ اگر کوئی سرمایہ کار کوہسار میں کولڈ اسٹوریج لگائے تو اسے بجلی کا بل نیلم آباد سے کم آئے گا، اگرچہ زمین مہنگی ہو۔ یہ فرق ہی وہ چیز ہے جو فیصلہ بدل دیتا ہے۔

رپورٹ میں 87.23 فیصد رقبہ دیہی، 7.42 ارب روپے کا صنعتی سرمایہ کاری کا ہدف اور 42.58% شرح خواندگی کا مقابلہ ضلع کوہسار میں ہے جہاں پولٹری فارمنگ اور کولڈ اسٹوریج کے 17 نئے یونٹ لگے ہیں۔ دوسرا نمبر ضلع نیلم آباد کا ہے جہاں سیمنٹ اور اینٹ کے کارخانے 9 نئے یونٹ لگا چکے ہیں۔ تیسرا نمبر ضلع سبزکوٹ کا ہے جہاں کپڑے کی سلائی اور پیکیجنگ کے 12 یونٹ کھلے ہیں۔ رپورٹ کہتی ہے کہ یہ تینوں اضلاع مل کر دارالحکومت کی کل صنعتی برآمد کا 31 فیصد پیدا کرتے ہیں، اور یہ تناسب اگلے دو برس میں 40 فیصد تک جا سکتا ہے اگر سڑک اور گودام کی سہولت بہتر کر دی جائے۔

رپورٹ کا سب سے متنازعہ حصہ وہ ہے جہاں وہ بتاتی ہے کہ کون سا ضلع کس صنعت کا قبرستان بن چکا ہے۔ ضلع ریگزار میں کپڑے کی سلائی کے 6 یونٹ لگے تھے، پانچ بند ہو چکے ہیں اور چھٹا خسارے میں چل رہا ہے۔ وجہ یہ نہیں کہ کاریگر نہیں، وجہ یہ ہے کہ ضلع میں بجلی 8 گھنٹے آتی ہے اور سلائی کی مشین بجلی سے چلتی ہے۔ رپورٹ کہتی ہے کہ یہ مثال بتاتی ہے کہ سرمایہ کار کو صنعت دیکھنے سے پہلے ضلع کا مزاج دیکھنا چاہیے، ورنہ نقصان اسی کا ہوگا جو سب سے زیادہ محنت کرے گا۔

رپورٹ کے آخر میں ایک رہنما چارٹ دیا گیا ہے جس میں ہر ضلع کے سامنے تین سطریں ہیں: موزوں صنعت، محتاط صنعت اور بند صنعت۔ مثلاً ضلع کوہسار کے سامنے موزوں صنعت میں پولٹری، کولڈ اسٹوریج اور زرعی پیکیجنگ لکھی ہے، محتاط صنعت میں کپڑا اور اینٹ ہے، اور بند صنعت میں ریگزار کی سلائی درج ہے۔ یہ چارٹ رپورٹ کا سب سے چھپنے والا حصہ ہوگا، کیونکہ یہ ایک صفحے پر فیصلہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔

رپورٹ کے آخر میں ایک سفارش یہ ہے کہ ہر ضلع میں ایک ون ونڈو دفتر کھولا جائے جو اجازت، بجلی کا کنکشن اور زمین کا الاٹمنٹ ایک ہی جگہ دے۔ رپورٹ کہتی ہے کہ اگر یہ دفتر 30 دن میں کام شروع کر دے تو سرمایہ کار کا وقت اور پیسہ دونوں بچیں گے۔ یہ سفارش سادہ ہے مگر اگر نافذ ہو جائے تو سب سے بڑا فرق ڈال سکتی ہے۔ رپورٹ کا ماننا ہے کہ سرمایہ کاری کا مسئلہ زمین یا بجلی نہیں، اصل مسئلہ معلومات کا فاصلہ ہے جو یہ رپورٹ کم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

ضلع وار سرمایہ کاری کے 200 ہوشربا اعداد و شمار: کون سا ضلع کس صنعت کا گڑھ بن چکا ہے

صنعتی نقشے پر پہلی جامع رپورٹ، دارالحکومت کے 11 اضلاع کا تقابلی جائزہ

ہفت روزہ آئینۂ صنعت | 4 | 6 تا 12 مئی 2024

ایڈیٹر انجینئر فرخندہ جبیں ۔۔۔ ۹ منٹ مطالعہ

سرمایہ کاری کے 200 ہوشربا اعداد و شمار: کون سے ضلع میں کون سی صنعت کا راج ہے

ایڈیٹر انجینئر فرخندہ جبیں

دارالحکومت کے گیارہ اضلاع کا تقابلی جائزہ، 87.23 فیصد رقبہ دیہی، 48.46% آبادی خواندہ، 7.42 ارب روپے کا صنعتی سرمایہ کاری کا ہدف

ہفت روزہ آئینۂ صنعت کے ادارتی بورڈ نے پانچ برس کی محنت کے بعد ضلعی سطح پر سرمایہ کاری کے 200 ہوشربا اعداد و شمار کا پہلا جامع مجموعہ شائع کیا ہے۔ یہ رپورٹ دارالحکومت کے گیارہ اضلاع کا تقابلی جائزہ پیش کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ کون سا ضلع کس صنعت کا گڑھ بن چکا ہے، کہاں سرمایہ کاری کا موقع موجود ہے اور کہاں بنیادی سہولت کا فقدان سرمایہ کاری روک رہا ہے۔ رپورٹ کا مرکزی خیال یہ ہے کہ ہر ضلع کا اپنا ایک صنعتی مزاج ہے، اور اگر وہ مزاج پہچان لیا جائے تو سرمایہ کار کا خطرہ آدھا رہ جاتا ہے۔

دیہی اضلاع میں زرعی پروسیسنگ یونٹوں کا قیام سب سے زیادہ منافع دے رہا ہے، جبکہ شہری اضلاع میں ہلکی انجینئرنگ اور پیکیجنگ کی صنعت تیزی سے پھیل رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق پچھلے تین برس میں دارالحکومت کے صنعتی علاقوں میں 1101 نئے یونٹ قائم ہوئے، جن میں سے 48.46% خواندہ افراد کے زیر انتظام ہیں۔ یہ اعداد اس بات کا ثبوت ہیں کہ سرمایہ کاری صرف سرمایہ دار کا مسئلہ نہیں، بلکہ پڑھے لکھے نوجوان بھی اس میدان میں اتر رہے ہیں۔

رپورٹ کا سب سے اہم حصہ وہ نقشے ہیں جو ہر ضلع کی زمین، بجلی، پانی اور مزدور کی دستیابی کو ایک ہی صفحے پر دکھاتے ہیں۔ مثلاً ضلع نیلم آباد میں بجلی کا فیڈر دن میں 14 گھنٹے چلتا ہے اور صنعتی زمین کا کرایہ 3 روپے فی مربع فٹ ہے، جبکہ ضلع کوہسار میں بجلی 9 گھنٹے ہے اور زمین 5 روپے فی مربع فٹ ہے۔ رپورٹ کہتی ہے کہ اگر کوئی سرمایہ کار کوہسار میں کولڈ اسٹوریج لگائے تو اسے بجلی کا بل نیلم آباد سے کم آئے گا، اگرچہ زمین مہنگی ہو۔ یہ فرق ہی وہ چیز ہے جو فیصلہ بدل دیتا ہ